9561 ـ کام کی مشقت کی بنا پر نمازیں ادا کرنا مشکل ہے

سوال

کیا آپ کی رائے میں روزانہ ایك یا دو نمازیں ترك کرنے والا شخص کافر ہے ؟
عام لوگوں کے لیے روزانہ نماز پنجگانہ ادا کرنا مشکل ہے، جیسا کہ معراج والی حدیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت کے لیے اسے پورا کرنا مشکل ہو گا، لیکن اس کے باوجود انہوں نے ہمیں اپنی امت قرار دیا، ہم ایمان کے اصولوں کا اعتقاد رکھتے ہیں، لیکن ہمیں ان نمازوں کی کوئی تنخواہ تو نہیں ملتی جس طرح علماء کرام اور نماز پڑھانے والے اماموں کو ملتی ہے، کیونکہ وہ علماء ہیں اور اسلامی مسائل تلاش کرنے کی تنخواہ حاصل کرتے ہیں.
ہمارے بیوی بچے ہیں اور ہمیں ان کا خیال رکھنا پڑتا ہے، اور روزی کمانے کے لیے ہمیں روزانہ بارہ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے، اس بنا پر ہمارے لیے ساری نمازیں ادا کرنا مشکل ہیں.
چنانچہ کیا آپ پھر بھی ہمیں کافر ہی شمار کرتے ہیں، اس کے باوجود کہ ہم بعض نمازیں ادا کرتے ہیں اور زکاۃ بھی ادا کرتے اور رمضان المبارك کے روزے بھی رکھتے ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ ایمان کے اصولوں کے بھی معتقد ہیں، میرے لیے تو یہ معاملہ بہت اہمیت کا حامل ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اما بعد: .....

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی اور انہیں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا ہے، اور اس کی پابندی کرنے والوں کی تعریف کی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور نماز قائم کیا کرو اور زکاۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو .

اور ایك مقام پر اس طرح فرمایا:

نمازوں کی پابندی کرو، اور خاص کر درمیانی نماز کی، اور اللہ تعالی کے لیے باادب کھڑے رہا کرو .

اور ايك مقام پر ارشاد ربانى اس طرح ہے:

يقينا مومن كامياب و كامران ہوئے جو اپنى نمازوں ميں خشوع و خضوع اختيار كرتے ہيں .

اللہ تعالى كے اس فرمان تك:

اور وہ لوگ جو اپنى نمازوں كى پابندى كرتے ہيں .

ميرے عزيز بھائى آپ نماز كى پابندى اور اس كا اہتمام كريں، اور نماز ميں خشوع و خضوع اختيار كرتے ہوئے اس كے ممد و معاون اسباب پر عمل كر كے كامياب و كامران افراد ميں شامل ہوں، اور اپنے آپ كو ايك يا دو نمازيں ترك كرنے والے پر كافر كا حكم لگانے كے معاملہ مشغول مت كريں، كہ آيا وہ كافر ہے يا نہيں.

كيونكہ جو شخص جان بوجھ كر عمدا نماز ترك كرےگا وہ اپنے آپ كو اللہ تعالى كے عذاب سے دوچار كر رہا ہے، اور مومن شخص ايسا كام كرنے كى كوشش نہيں كرتا جس كے متعلق اسے علم ہو كہ يہ سزا كا سبب بنے گا چاہے اسے وہ كفر نہ بھى ہو.

اور پھر نماز پنجگانہ اور باقى اطاعت كے كام اور حرام كاموں سے اجتناب اس وقت نہيں ہو سكتا جب تك كہ صبر نہ كيا جائے، اور پھر طبعى طور پر ناپسنديدہ ہيں، كيونكہ يہ انسان اور اس كى شہوات و خواہشات كے مابين حائل ہو جاتى ہے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جنت كو ناپسنديدہ اشياء كے ساتھ گھيرا گيا ہے "

اور پھر دين اسلام ميں نماز كا معاملہ بہت ہى زيادہ عظيم اسى ليے مكلف شخص جب تك زندہ اور عقلمند ہے اس سے نماز ساقط نہيں ہوتى، ليكن اللہ سبحانہ وتعالى نے اس نماز كى فرضيت ميں اپنے بندوں پر بہت آسانى پيدا فرمائى ہے، چنانچہ بندوں كے ليے سفر ميں نمازيں جمع اور قصر كرنى مشروع كى اور مشقت اور حرج كى صورت ميں حضر ميں نمازيں جمع كرنا مباح كيا.

اور مريض كے ليے مباح كيا كہ وہ اپنى حالت اور استطاعت كے مطابق بيٹھ كر يا كھڑے ہو كر يا پھر پہلو كے بل نماز ادا كرے، اس سے علم ہوا كہ روزى كمانا نماز ترك كرنے كے ليے عذر نہيں، ليكن عام عادت سے ہٹ كر مشقت ہو تو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء كى نماز جمع تاخير يا تقديم كر كے ادا كرنى مباح ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالى نے تو نماز جمعہ كے ليے تجارت اور خريد و فروخت ترك كرنے كا حكم ديا، اور جن لوگوں

کو تجارت اور خریدوفروخت اللہ تعالی کے ذکر سے غافل نہیں کرتی ان کی تعریف کی ہے.

ہمارے عزیز بھائی آپ بھی نماز پنجگانہ بروقت اور باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں اور اس کی حرص رکھیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" باجماعت نماز ادا کرنا انفرادی نماز سے ستائیس درجہ بہتر ہے "

اور آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی خوشنودی اور جنت کے حصول کے لیے نماز پنجگانہ سب سے بہترین اور عظیم سبب ہے، اور مطلب اعلی بھی یہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ رزق میں آسانی کا باعث بھی ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیں اور اس پر قائم رہیں، ہم آپ سے روزی طلب نہیں کرتے بلکہ تجھے روزی دیتے ہیں، اور اچھا و بہترین انجام متقي لوگوں کے لیے ہی ہے .

لہذا مسلمان شخص لوگوں سے اپنے رب کی عبادت کی کوئی اجرت نہیں لیتا، بلکہ وہ تو نماز اللہ تعالی کے لیے ادا کرتا ہے، اور روزہ اللہ کے لیے رکھتا ہے، اور حج اللہ کے لیے کرتا اور اللہ تعالی سے ثواب کی امید رکھتا ہے.

اس لیے آپ کا یہ کہنا کہ: " جس طرح امام کو تنخواہ اور اجرت حاصل ہوتی ہے اس طرح ہمیں نماز ادا کرنے کی اجرت نہیں ملتی "

یہ آپ کے تصور کی غلطی اور قول غلط ہے، کیونکہ امام کے لیے نماز کی ادائیگی پر اجرت لینی جائز نہیں، امام یا مؤذن حضرات اس ڈیوٹی کی اجرت لیتے ہیں جس کی بنا پر انہیں ہر وقت حاضر ہونا پڑتا ہے (تا کہ وہ امامت و خطابت اور فتوی اور قضاء وغیرہ کے لیے فارغ ہو سکیں) مسلمان کے لیے افضل اور بہتر یہ ہے کہ وہ امامت یا مؤذن کی ڈیوٹی بغیر کسی اجرت کے دے اور اللہ تعالی سے اس کا اجروثواب حاصل کرے.

عزیز بھائی آپ کا یہ کہنا کہ: " ہمارے بیوی بچے اور خاندان ہیں .... " یہ بھی نماز ترک کرنے کا عذر نہیں بن سکتا، کیونکہ آپ کو نماز کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکالنا ہو گا، اور یہ وقت بالکل قلیل ہے، چنانچہ ہر نماز کی ادائیگی اور اس کی تیاری کے لیے پندرہ منٹ سے زیادہ صرف نہیں ہوتے، اور اگر آپ روزی کمانے کی خاطر اگر کوئی نماز چھوڑ دیں تو ہم یقینی طور پر آپ کو کافر تو نہیں کہتے، لیکن اتنا ہے کہ ہم یہ یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ آپ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہیں.

جواب کے شروع میں بیان ہو چکا ہے کہ عام حالت سے ہٹ کر حاصل ہونے والی مشقت کی بنا پر ظہر اور عصر

کی نماز جمع تقدیم یا جمع تاخیر کر سکتے ہیں، جیسا کہ ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ نماز فجر اس کے وقت میں ادا کرنا ضروری ہے، نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لیکر طلوع شمس تك ہے.

اللہ تعالی اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں ہماری مدد ومعاونت فرمائے.